باب# ۱۱۳

ریاستِ مدینہ میں پہلا کام مسجد کا قیام

۵۶	مسجد کے لیے زمین کی خریداری
۵۷	مسجد کی تعمیر کا کام
۵۸	مسجد اور اُس کے متعلقات کی ضروری تفصیل
۵۸	رسول اللہ ﷺ کی ازواج کے حجرے
۵۹	مسجد کے مقاصد

۱۱۳واں باب

ریاستِ مدینہ میں پہلا کام مسجد کا قیام

جیسا کہ آپ جان چکے ہیں کہ دن ڈھلے رسول اللہ ﷺ بنو النجار کے محلے میں اسعد بن زرارہؓ اور ابو ایوب انصاریؓ [خالد بن زید] کے گھروں کے سامنے اپنی سواری سے اُتر چکے ہیں اور آپؐ کی میزبانی کا شرف ابوایوب انصاریؓ کو مل چکا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ ان شاءاللہ یہیں منزل ہوگی۔ پھر آپؐ ابوایوب انصاریؓ کے گھر منتقل ہو گئے تھے۔

مسجد کے لیے زمین کی خریداری

جس طرح قبا میں آپؐ نے پہلا کام مسجد کی تعمیر کا فرمایا تھا، یہاں بھی آپؐ نے سب سے پہلے مسجد کی تعمیر پر توجہ دی اور تاقیامت تمام تحریکاتِ اسلامی کے لیے ایک اسوہ چھوڑا کہ کسی بھی سوسائیٹی میں اسلام کے مشن کا آغاز تعمیرِ مسجد سے ہوتا ہے۔ یثرب میں قدم رنجاں فرمانے پر، جوں ہی اونٹنی سے اُترے تو آپ ﷺ کی نگاہوں کو مسجد کی جگہ کی تلاش تھی، جس کے لیے وہی جگہ مناسب محسوس ہوئی جہاں آپؐ کی اونٹنی بیٹھی تھی۔ اس قطعہ زمین کی ملکیت کے بارے میں دریافت کیا تو عوف رضی اللہ عنہ کے بھائی معاذ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ اس پلاٹ کے مالک تو دو یتیم بچے سہل اور سہیل ہیں، اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دونوں کی کفالت کی ذمے داری نقیب النقباء اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے ذمے ہے۔ آپؐ نے ان دونوں بچوں کو بلوایا، وہ قریب ہی موجود تھے، سامنے آگئے، یہی وہ موقع تھا کہ جب اللہ کے نبیؐ مسجد کی موزونیت [feasibility] اور انتظام پر غور و گفتگو فرما رہے تھے اور ابوایوبؓ موقع غنیمت جان کر آپؐ کا سامان [اونٹنی کا کجاوہ] اُٹھا کر اپنے گھر لے گئے، یہ اُسؐ محبت کی ادا کا ہی فیض تھا کہ ابوایوبؓ کی قسمت تاریخ کے اوراق میں تاقیامت محفوظ ہوگئی۔ آپؐ نے سہل اور سہیل دونوں بچوں سے پوچھا کہ کیا وہ اس قطعہ زمین کو قیمتاً فروخت کریں گے اور ساتھ ہی قیمت بھی دریافت کی، بچوں نے کہا کہ یہ زمین ہم آپؐ کو فروخت نہیں کرتے بلکہ بلا قیمت [اللہ کی راہ میں] پیش کرتے ہیں، جس نے اپنے مال دار یارِ غار سے سفرِ

ہجرت میں سواری کے لیے اونٹنی مفت قبول نہیں کی تھی وہ بھلا یتیم بچوں سے زمین بلا قیمت کیوں قبول کرتا۔ جب آپؐ کسی طور اس کو تحفے یا نذرانے کے طور پر قبول کرنے پر راضی نہ ہوئے تو یتیموں کے سرپرست، اسعد بن زرارہؓ کو بیچ میں ڈالا گیا، تاکہ وہ زمین کی صحیح قیمت کا اس طرح تعین کریں کہ یتیموں کو کوئی نقصان نہ ہو۔ مشہور روایت کے مطابق یہ رقم ابوایوبؓ نے پیش کی اور بعض کے مطابق ابو بکرؓ نے؛ یہ قیمت ادا کر کے آپؐ نے وہ جگہ مسجد کے لیے حاصل کر لی اور تعمیر شروع کرا دی۔

مسجد کی تعمیر کا کام

آپؐ خود تعمیری کاموں میں شریک ہو گئے۔ اینٹ اور پتھر لانے لگانے میں آپؐ پیش پیش تھے۔ اس منظر کو دیکھ کر ایک صدا بلند ہوئی:

لئن قعدنا والنبی یعمل　　　لذاك منا العمل المضلل

اگر اللہ کا نبی کام میں لگا ہو اور ہم بیٹھے رہے تو ہمارے اعمال برباد ہو جائیں گے

یوں، مسلمان اپنے قائد کو، اللہ کے رسول کو اس طرح لگا دیکھ کر تعمیری کام میں ہمہ تن پورے جوش و جذبے سے لگ گئے، یہی جوش اور جذبہ اس مسجد کی تعمیر کا اصلی مال (basic raw material) تھا۔ اینٹیں اور پتھر لگ رہے تھے اور ساتھ ہی زمین پر بسنے والے سب سے بہترین انسانوں کا ایمان تھا اور اللہ اور اُس کے رسولؐ کے ساتھ اُن کی محبت بھی تھی جو مسجد کی بنیادوں میں لگ رہی تھی۔ ایک جوش سے اور ایک آہنگ سے آوازیں بلند ہوتی:　　لا عیش الا عیش الآخرۃ

اُس کا جواب یوں ملتا:　　اللھم ارحم الانصار والمھاجرۃ

رسول اللہ ﷺ کی زبانِ مبارک سے یہ کلمات بھی سنے گئے:

اللھم لا خیر الا خیر الاخرۃ　　　فاغفر الانصار والمھاجرۃ

مسجد کی تعمیر کے لیے کسی چندے کی اپیل کی گئی نہ ہی کسی پر دباؤ ڈالا گیا، سارا کام مہاجرین وانصار نے آگے بڑھ کر از خود اپنے وسائل سے کیا۔ وسائل کا معاملہ تو یہ ہے کہ مسجد میں رات کو روشنی کے لیے چراغ بھی عرصے بعد لگ پایا!

مسجد اور اُس کے متعلقات کی ضروری تفصیل

اِس پلاٹ پر کچھ پرانی قبریں تھیں، کھجور اور غَرقَد کے کچھ درخت بھی، رسول اللہ ﷺ نے قبریں نکلوادیں، زمین ہموار کروائی، کھجوروں اور درختوں کو کاٹ کر اُن کی لکڑی بیت المقدس [قبلہ اوّل] کی سمت پر سامنے کی دیوار میں بطور ستونوں کے لگوادی۔ گیٹ کے دو ستون پتھر کے بنائے گئے۔ مدینے کے تعمیری تمدن کے مطابق دیواریں کچی اینٹ اور گارے سے بنائی گئیں۔ کھجور کے تنوں ہی سے اندرونی ستون بنائے گئے، شروع میں بغیر چھت کے احاطہ پر ہی مسجد مشتمل رہی بعد میں آدھے حصے پر چھت بنوائی تو اُس کے لیے کھجور کی شاخیں اور پتے استعمال کیے گئے، آدھی مسجد کھلے آسمان کے نیچے اُس کا صحن بن گئی۔ اسی طرح فرش شروع میں محض ریت مٹی ہی کا تھا بعد میں چھوٹی چھوٹی کنکریاں بچھادی گئیں جو بارش میں کیچڑ نہیں بنتی تھیں۔ ہوا یوں کہ ایک مرتبہ بارش سے مٹی کا فرش کیچڑ بن گیا، کیچڑ سے بچنے کے لیے اصحابؓ اپنے اپنے ہمراہ کنکر لے آئے اور نماز ادا کرنے کے لیے بچھا دیے۔ یہ طریقہ پسند کیا گیا اور پوری مسجد میں کنکر بچھوادیے گئے۔ تین دروازے لگائے گئے۔ قبلے کی دیوار سے پچھلی دیوار تک کم و بیش ڈیڑھ سو فٹ لمبائی تھی [سو ہاتھ کے برابر، ایک ہاتھ = ڈیڑھ فٹ]۔ چوڑائی بھی اتنی ہی یا اِس سے کچھ کم تھی۔ بنیاد تقریباً ساڑھے چار فٹ [تین ہاتھ] گہری تھی۔ صحن کا ایک بڑا حصہ بے خانماں اور تعلیم و تربیت کے لیے حاضر رہنے والوں کے لیے مخصوص کر دیا گیا۔ شروع میں کوئی منبر نہ تھا اللہ کے رسول ﷺ کھجور کے ایک تنے کے ساتھ ذرا ٹِک کر خطبہ دیتے اور تقریر فرماتے، بعد میں ایک خاتون صحابیہ نے اپنے کارپینٹر سے منبر بنوا کر رکھوادیا۔ مرد عورتیں سب ہی دل و جان سے اپنے دین پر فدا تھے اور اللہ کے کلمے کو دنیا میں غالب کرنے کے لیے لگے ہوئے تھے۔

رسول اللہ ﷺ کی ازواج کے حجرے

مسجد کے ایک جانب [اگر آج آپ قبلہ رخ کر کے کھڑے ہوں تو بائیں طرف، مسجد کی مشرقی جانب] آپؐ نے ازواج مطہرات کے لیے چھوٹے چھوٹے کمرے بھی تعمیر کروائے جن کی دیواریں بھی کچی اینٹوں کی اور چھتیں کھجور کے تنوں کی کڑیوں پر اُسی کی شاخوں اور پتوں سے بنائی گئی تھیں۔ یہ کمرے طول و عرض میں ۱۵x ۹ فٹ کے اور اونچائی میں بس اتنے اونچے تھے کہ کھڑے ہو کر ہاتھ سے چھت کو چھوا جا سکتا

تھا۔ ان ہی انتہائی سادہ سے کوارٹرز کی تکمیل پر آپؐ ابو ایوب انصاریؓ کے گھر سے اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ یہاں منتقل ہو گئے۔ تکمیل کا معاملہ بھی یہ تھا کہ حجروں میں دروازے نہیں تھے البتہ کمبل کے پردے ڈال دیے گئے تھے۔

مسجد کے مقاصد

آپؐ کی تعمیر کردہ مسجد، موجودہ زمانے کی مساجد کی مانند محض اذان و نماز ہی کے لیے نہیں تھی بلکہ یہ ایک بڑا متنوع المقاصد ادارہ تھی، جہاں عبادتِ الٰہی کے ساتھ سیرت سازی اور جہاں بانی کے سارے ہی امور انجام پاتے تھے۔ یہ مسجد آنے والے مسلم اور غیر مسلموں کے لیے مہمان خانہ (Guest House) بھی تھی اور بے خانماں مہاجرین کی عارضی جائے قیام بھی، پارلیمان و کابینہ کی مجلس و مشورہ گاہ (Parliament House) بھی، ایک دار لعلوم، جو سوشل سائنسز کا ایک عظیم ا دارہ [جامعہ/یونی ورسٹی] تھا اور عوامی جلسہ گاہ بھی۔ یہ نو تعمیر مسجدِ نبوی، اوّلین مسلمانوں کا ہیڈ کوارٹر (GHQ) بھی تھا جہاں جنگوں کے لیے دستے تیار کیے گئے اور قیدیوں کو باندھنے کے لیے بھی اسی مبارک مسجد کے ستونوں کو استعمال کیا گیا، یہیں معاہدات (Foreign Office) بھی طے پائے اور یہیں عدالتیں (Courts) بھی لگیں۔

☆☆☆☆☆